حضرت مفتی صاحب ! مسئلہ یہ ہے کہ ہم 6 بھائی ہیں 3 شادی شدہ ہیں اور دو بہنیں ہیں وہ بھی شادی شدہ ہیں اور بہنیں اپنی گھر رہتی ہیں اب مسئلہ یہ ہیں کہ ہما را گھر اکٹھا ہے 3 بھابیا ں بھی اسی گھر میں رہتی ہیں اور والدین بھی اور میں حافظ قرآن ہو میں گھر میں پردے کی بات کرتا ہوں تو جواب ملتا ہے کہ جب سارے بھائیوں کی شادی ہوجائے گی تو سب علیٰحدہ ہوجائیں گے تو پردہ ہوجائے گا تو آپ رہنمائی کریں کی ایسی صورت میں کیا کیا جائے اور ایسی صورت میں کوئی تخفیف ہے یا نہیں ؟ اور واضح رہے کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔

سائل : خلیق الرحمٰن

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

واضح رہے کہ شرعی پردے کے حکم پر عمل کرنے کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ گھر الگ الگ ہو ، تاہم جب تک یہ صورت ممکن نہ ہو تو شرعی پردے کے حکم پرچند ہدایات کے ساتھ با آسانی عمل کیا جا سکتا ہے۔

وہ ہدایات درجِ ذیل ہیں۔

(1) چونکہ چہرہ کھولنے میں نہ صرف فتنے کا شدید اندیشہ ہے ، بلکہ جوائنٹ فیملی سسٹم میں جہاں ہر وقت کا ساتھ ہے، گناہ کے بہت سے واقعات پیش آرہے ہیں ، جس کا سبب بالعموم چہرے کی رونمائی ہی ہے لہٰذا خواتین گھر کے نامحرم مردوں کے سامنے پردے کا اہتمام کریں اور مکمل پردہ میں اگر سخت دشواری ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ خواتین کو جب اپنے کمرے سے باہر گھر میں کسی کام کے لئے آنے جانے کی ضرورت ہو اور نامحرم مرد گھر میں موجود ہو تو خواتین اپنے پورے جسم کے پردے کا انتظام اس طرح کریں کہ چہرے کے سامنے گھونگھٹ ڈال کر گھر کے سارے کام انجام دیں، اور اگر ہتھیلیاں ہے کھلی رہیں تو اس کی گنجائش ہے، گھر کے اندر دیور اور جیٹھ سے اور گھر کے دوسرے نامحرم مردوں سے بوقت ضرورت اسی گھونگھٹ کی حالت میں بات کرنا بھی جائز ہے ان کو کھانا دینا بھی جائز ہے،ان سے گھر کی اشیاء منگوانا بھی جائز ہے، اسی طرح گھر داری کے سارے کام انجام دے سکتی ہیں۔

(2) گھونگھٹ کے نکالنے کے باوجود خواتین غیر محرم مردوں سے بلاضرورت بات نہ کریں اور انکے ساتھ بے تکلفانہ گفتگو اور ہنسی مذاق بھی نہ کریں ، البتہ ضرورت کے وقت بات کرنے کا ادب یہ ہے کہ عورت اپنی آواز کی قدرتی لچک اور نرمی کو ختم کرکے ذرا خشک لہجے میں بات کرے۔

(3)گھر میں داخل ہوتے وقت مرد حضرات پاؤں کی آہٹ اور کھنکار وغیرہ کے ذریعے سے گھر کی خواتین کو اپنے آنے پر مطلع کردیا کریں۔

(4) گھر سے باہر کے رشتہ دار جیسے چچا زاد ، تایا زاد ، پھوپی زاد، ماموں زاد ،خالہ زاد، وغیرہ اور دیگر نا محرم رشتہ دار جب گھر میں آئیں تو انہیں بیٹھک، ڈرائنگ روم ،یا کسی اور الگ جگہ میں بٹھائیں۔

نوٹ : ان ہدایات پر عمل کرنے سے شرعی پردے کے حکم پر آسانی سے عمل کیا جاسکتا ہے اپنے گھر کی عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں اور انہیں نرمی سے سمجھائیں اور اس موضوع پر جو کتابیں چھپی ہوئی ہیں وہ ان کو پڑھوائیں اور جو کچھ اپنے اختیار میں ہے اس میں ہر گز غفلت نہ کریں۔

لما فی القران الکریم(النور:29).

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذلِكَ أَزْكى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِما يَصْنَعُونَ (30) وَقُلْ لِلْمُؤْمِناتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ ما ظَهَرَ مِنْها وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلى جُيُوبِهِنَّ وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبائِهِنَّ أَوْ آباءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنائِهِنَّ أَوْ أَبْناءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَواتِهِنَّ أَوْ نِسائِهِنَّ أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلى عَوْراتِ النِّساءِ وَلا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ ما يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

وفی التفسیر للنیر للزحیلي(211/18).

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصارِهِنَّ فلا ينظرن إلى ما لا يحل لهن النظر إليه من الرجال. وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ بالتستر أو التحفظ عن الزنى، أي بحفظ فروجهن عما لا يحل لهن فعله بها. يُبْدِينَ يظهرن. زِينَتَهُنَّ كالحلي والثياب والأصباغ، أو لا يظهرن مواضع الزينة لمن لا يحل أن تبدي له. إِلَّا ما ظَهَرَ مِنْها عند مزاولة الأشياء كالثياب والخاتم، فإن في سترها حرجا. وقيل: المراد هو الوجه والكفان، فيجوز نظره لأجنبي إن لم يخف فتنة في أحد وجهين لأنها ليست بعورة، والوجه الثاني يحرم لأنه مظنة الفتنة. قال البيضاوي: والأظهر أن هذا في الصلاة لا في النظر، فإن كل بدن الحرة عورة، لا يحل لغير الزوج والمحرم القريب النظر إلى شيء منها إلا لضرورة كالمعالجة والتعليم والمعاملة وتحمل الشهادة. وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلى جُيُوبِهِنَّ أي يسترن الرؤوس والأعناق والصدور بالخمار: وهو ما تغطي به المرأة رأسها، والجيوب: جمع جيب: وهو فتحة في أعلى الجلباب (أو الثوب) يبدو منها بعض الصدر. وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ أي الخفية، أو مواضع الزينة، وهي ما عدا الوجه والكفين، وكرر ذلك لبيان من يحل له الإبداء ومن لا يحل له.

وفی شرح النووي على مسلم (153/14).

قوله صلى الله عليه وسلم [2171] (لا يبيتن رجل عند امرأة إلا أن يكون ناكحا أو ذا محرم) هكذا هو في نسخ بلادنا إلا ...لأنه اذا نهى عن الثيب التى يتساهل الناس فى الدخول عليها فى العادة فالبكر أولى وفى هذا الحديث والأحاديث بعده تحريم الخلوة بالأجنبية وإباحة الخلوة بمحارمها وهذان الأمران مجمع عليهما وقد قدمنا أن المحرم هو كل من حرم عليه نكاحها على التأبيد لسبب مباح لحرمتها فقولنا على التأبيد احتراز من أخت امرأته وعمتها وخالتها ونحوهن ومن بنتها قبل الدخول بالأم...قوله صلى الله عليه وسلم [2172] (الحمو الموت) قال الليث بن سعد الحمو أخو الزوج وما أشبهه من أقارب الزوج بن العم ونحوه اتفق أهل اللغة على أن الاحماء أقارب زوج المرأة كأبيه وعمه وأخيه وبن أخيه وبن عمه ونحوهم والأختان أقارب زوجة الرجل والأصهار يقع على النوعين وأما قوله صلى الله عليه وسلم الحمو الموت فمعناه أن الخوف منه أكثر من غيره والشر يتوقع منه والفتنة أكثر لتمكنه من الوصول إلى المرأة والخلوة من غير أن ينكر عليه بخلاف الأجنبى والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غير آبائه وأبنائه فأما الآباء والأبناء فمحارم لزوجته تجوز لهم الخلوة بها ولا يوصفون بالموت وانما المراد الأخ وبن الأخ والعم وابنه ونحوهم ممن ليس بمحرم وعادة الناس المساهلة فيه ويخلو بامرأة أخيه فهذا هو الموت وهو أولى بالمنع من الأجنبي لماذكرناه فهذا الذى ذكرته هو صواب معنى الحديث.

وفی بدائع الصنائع (122/5).

ولأن إباحة النظر إلى وجه الأجنبية وكفيها للحاجة إلى كشفها في الأخذ والعطاء ولا حاجة إلى كشف القدمين فلا يباح النظر إليهما ثم إنما يحل النظر إلى مواضع الزينة الظاهرة منها من غير شهوة فأما عن شهوة فلا يحل لقوله عليه الصلاة والسلام العينان تزنيان وليس زنا العينين إلا النظر عن شهوة ولأن النظر عن شهوة سبب الوقوع في الحرام فيكون حراما إلا في حالة ...وإن كان لو نظر إليها لاشتهى أو كان أكبر رأيه ذلك لأن الحرمات قد يسقط اعتبارها لمكان الضرورة وأما المرأة فلا يحل لها النظر من الرجل الأجنبي ما بين السرة إلى الركبة ولا بأس أن تنظر إلى ما سوى ذلك إذا كانت تأمن على نفسها والأفضل للشاب غض البصر عن وجه الأجنبية وكذا الشابة لما فيه من خوف حدوث الشهوة والوقوع في الفتنة يؤيده المروي عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أنه قال في قوله تبارك وتعالى { إلا ما ظهر منها } أنه الرداء والثياب فكان غض البصر وترك النظر أزكى وأطهر.

واللہ اعلم بالصواب
بندہ محمد یاسین عفا اللہ عنہ
مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین کراچی
1439/7/17ھ
2018/4/4ء

الجواب صحیح
بندہ محمد یوسف عباس عفا اللہ عنہ
1439/7/17ھ
2018/4/4ء

الجواب صحیح
بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ
1439/7/17ھ
2018/4/4ء

مرکز الافتاء و الارشاد غرفۃ السالکین گلستان جوہر کراچی
حوالہ نمبر: ۳۳/۱۱
مؤرخہ: ۱۹/۷/۳۹ھ

مرکز الافتاء و الارشاد — نائب مفتی — غرفۃ السالکین کراچی

مرکز الافتاء و الارشاد — مفتی — غرفۃ السالکین کراچی

الجواب صحیح
زاہد محمود عفی عنہ
۱۹/۷/۳۹ھ